www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

دار الافتاء

عزیز زبیدی - واربرٹن

استفتا

میت کے ناخن یا مونچھیں اگر بڑھ گئی ہوں ۔ زوجین کا ایک دوسرے کو غسل دینا

۱۔ ایک لمبا بیمار مر جاتا ہے، اس کی حجامت بنانے والی ہوتی ہے، یونہی دیکھا جائے تو اس کی شکل اور ڈراؤنی لگتی ہے، اگر اس کے لب وغیرہ درست کر دیے جائیں تو کیا جائز ہے؟

۲۔ خاوند یا بیوی میں سے کوئی مر جائے تو کیا وہ ایک دوسرے کو غسل دے سکتے ہیں، ایک صاحب اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ صحیح کیا ہے؟

الجواب

میت کے ناخن وغیرہ۔ میت گو اب دنیا کے تکلفات اور ریت پریت سے دور چلی گئی ہے اور بہت دور، تاہم ہمیں حکم ہے کہ اسے انسان سمجھیں اور اس کے ساتھ شائستہ، باوقار اور شایانِ شان معاملہ کریں، مثلاً یہ کہ اس کو نہلا کر خوشبو لگائی جائے، کفن سفید اور ستھرا دیا جائے، اس کو اچھے نام سے یاد کیا جائے، اس کی قبر پر نہ بیٹھا جائے، اس کی آنکھیں بند کر دی جائیں وغیرہ وغیرہ —— ان باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر اب بھی اس کی شکل و صورت اور صفائی کا خیال رکھا جائے تو کوئی مضائقہ کی بات نہیں ہے بلکہ بہتر ہے۔

حضرت زینب (حضور کی صاحبزادی) کا انتقال ہوا تو ان کے بالوں کو کنگھی کی گئی۔

ان ام عطیۃ قالت مشطناها ثلثة قرون (بخاری ص ۱۶۷ ج ۱)

ولمسلم من رواية ايوب عن حفصة عن ام عطية : مشطناها ثلثة قرون ....

وفيه حجة للشافعي ومن وافقه على استحباب تسريح الشعر (فتح الباری ص ۱۳۳ ج ۳) وفی رواية مشطتها ثلثة قرون (ابن ابی شيبة ص ۲۵۲ ج ۳ ورواه ايضاً ابن ماجه والنسائی وغيرهما)

حضرت حسن کا ارشاد ہے کہ میت کے ناخن کاٹے جائیں۔

عن منصور عن الحسن قال تقلم اظفار الميت (مصنف ابن ابی شيبة ص ۲۴۷ ج ۳)

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

مصنف عبدالرزاق کے الفاظ یہ ہیں۔

عن معمر عن الحسن فی شعر عانة المیت ان کان دا فرا وقال یوخذ منه (محلی لابن حزم ۱۸۲/۵)

ابو الملیح الہذلی نے وصیت کی تھی کہ جب ان کا انتقال ہو تو اس کے ناخن اور بال کاٹے جائیں۔

او صاھم فقال اذا مات ان یاخذوا من شعرہ واظفارہ (مصنف ۲۴۷/۳)

ابو الملیح ہذلی حضرت اسامہ بن عمیر (والد) حضرت انس اور حضرت عائشہ کے شاگرد ہیں۔ ۹۸ھ میں وفات پائی ہے (خلاصہ ۳۹۶)

حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر کے شاگرد حضرت بکر بن عبداللہ المزنی (اعدالا علام) کا یہ دستور تھا کہ جب کسی میت کے بال اور ناخن بڑھے ہوتے تو وہ انھیں کاٹ دیتے۔

عن حمید عن بکر انہ کان اذا رای من المیت شیئاً فاحشا من شعر وظفر اخذ و قلمه (مصنف ابن ابی شیبة ۲۴۷/۳)

اگر میت کے زیر ناف کے بال بھی بڑھے ہوتے تو حضرت سعد بن ابی وقاص اُسترا منگوا کر اسے مونڈ دیتے تھے۔

عن ابی قلابة ان سعدا غسل میتا فدعا بموسی فحلقه (ایضاً)

مصنف عبدالرزاق میں اس کی تصریح آئی ہے کہ: یہ سعد، حضرت سعد بن ابی وقاص ہیں۔ (ملاحظہ ہو محلی ۱۸۲/۵)

حضرت حفصہؓ کنگھی کرنے کو فرماتی تھیں۔

انھا قالت سرح شعر المیت فانہ یجعل معہ (مصنف ۲۴۸/۳)

امام ابن حزم فرماتے ہیں کہ اس کا تعلق فطرت سے ہے، اس لیے فطرت کی صورت میں اسے رب کے پاس بھیجا جائے۔

وصح بان کل ذلک من الفطرة فلا یجوز ان یجھز الی ربه تعالیٰ الا علی الفطرة التی مات علیھا (محلی ۱۸۱/۵)

نیز لکھتے ہیں کہ اس کے جو مخالف ہیں، وہ ایسے صحابی کی مخالفت کو عظیم جرم تصور کرتے ہیں جن کا کوئی مخالف نہ ہو۔ یہاں بھی یہی بات ہے کہ حضرت سعد کا کوئی بھی مخالف نہیں ہے: گویا کہ یہ اجماع سکوتی ہے۔

وھم یعظمون مخالفة الصاحب الذی لا یعرف له مخالف من الصحابة رضی اللہ عنھم

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ